سوال

(131) استنجا کرنا کب واجب ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب انسان کی ہوا خارج ہو تو کیا اس سے استنجا کرنا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دبر سے ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْيَجِدَ رِيحًا)) (صحیح البخاري، الوضوء، باب لا یتوضا من الشک حتی یتیقن، ح: ۱۳۷ و صحیح مسلم، الحیض، باب الدلیل علی ان من تیقن الطھارۃ ثم شک فی الحدث فلہ ان یصلی بطھارتہ تلک، ح: ۳۶۱۔)

''اس وقت تک نماز نہ چھوڑے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرلے۔''

لیکن اس بنیاد پر استنجا یعنی شرم گاہ کو دھونا واجب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں کوئی ایسی چیز خارج نہیں ہوتی، جسے دھونا لازم ہو، البتہ ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا، لہٰذا انسان کے لیے وضو کرنا ہی کافی ہوگا یعنی کلی اور ناک صاف کرتے ہوئے منہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کو دھولے، سر اور کانوں کا مسح کرے اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھولے مراد یہ ہے کہ پورا وضو کرے۔

میں یہاں ایک مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جو بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں اور وہ یہ کہ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ جب نماز کے وقت سے پہلے بول و براز کرکے استنجا کرلیتے ہیں اس کے بعد پھر وہ جب نماز کے وقت وضو کرتے ہیں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت دوبارہ استنجا یعنی شرم گاہ کو دھونا ضروری ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے اس لئے کہ انسان جب قضائے حاجت کے بعد شرم گاہ کو دھولے تو اس سے وہ مقام پاک ہوگیا اور جب وہ پاک ہوگیا تو پھر اسے دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی معروف شرائط کے ساتھ استنجا یا ڈھیلے استعمال کرنے سے مقصود مقام کو پاک کرنا ہے لہٰذا جب وہ پاک ہوجائے تو دوبارہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس سے دوبارہ کوئی چیز خارج نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 197

محدث فتویٰ